Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | اتوار ۱۹ رجب ۱۴۰۹ھ ۲۶ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۲۶ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۴۸

بحرِ حکمت کے موتی

- دعا کے ذریعے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں۔
- جو شخص ایمان لاتا ہے۔ اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہیئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔

حضرت اقدس

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

" خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہو گیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آگئی ہے اور پاکیزگی کم ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان ہے پھر مستحکم کرے گا اور گم شدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۲۸۶)

" جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کیلئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہیئے۔ جب سب سے زیادہ خدا کی عظمت اور جبروت دل میں بیٹھ جائے تو گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر کے خوف دلانے سے بسااوقات لوگوں کے دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ وہ مرجاتے ہیں۔ تو پھر خوف الٰہی کا اثر کیونکر نہ ہو۔ چاہیئے کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں جو انہیں میں سے نکل کر چلے گئے۔ لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ خوفِ الٰہی دل پر غالب رہے۔ جب تک انسان طول اَمل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کرلے تب تک اس سے غفلت دور نہیں ہوتی۔ چاہیئے کہ انسان دعا کرتا رہے۔ یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے نور نازل کر دے۔ جویندہ یابندہ۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۲۹۶)

" بعض اشیاء میں نہاں در نہاں ایک ظلّ اصلی شے کا آجاتا ہے۔ وہ شے طفیلی طور پر کچھ حاصل کر لیتی ہے۔ مثلاً راگ اور خوش الحانی۔ لیکن دراصل سچّی محبّت اللہ تعالیٰ کی محبّت کے سوا اور کسی شے میں نہیں ہے۔ اور اسکا ثبوت یہ ہے کہ دوسری چیزوں سے محبّت کرنے والے آخر اپنی حالت سے توبہ کرتے اور گھبراتے اور اضطراب دکھاتے ہیں۔ مثلاً ہر ایک فاسق اور بدکار سزا کے وقت اور پھانسی کے وقت اپنے فعل سے پشیمانی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ سے محبّت کرنے والوں کو ایسی استقامت عطا ہوتی ہے کہ وہ ہزار ایذائیں دیئے جائیں۔ مارے جائیں۔ قتل کئے جائیں وہ ذرّہ جنبش نہیں کھاتے۔ اگر وہ شے جو انہوں نے حاصل کی ہے اصل نہ ہوتی اور فطرتِ انسانی کے ٹھیک مناسب نہ ہوتی تو کروڑوں موتوں کے سامنے ایسے استقلال کے ساتھ وہ اپنی بات پر قائم نہ رہ سکتے۔ یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ فطرت انسانی کے نہایت ہی قریب یہی بات ہے جو ان لوگوں نے اختیار کی ہے اور کم از کم بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمیوں نے اپنے سوانح سے اس بات کی تصدیق پر مہر لگادی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۲۹۷)

" استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں۔ یا تو وہ گناہ نہ کرے۔ یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بدانجام سے بچالے۔ سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہیئے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہیئے کہ آئندہ گناہوں سے بچائے مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل چاہیئے۔ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو۔ یہ ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صد ۳۲۰)

مکرم بشیر احمد صاحب خادم خاص حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ انتقال فرما گئے

انتہائی افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے خادم خاص مکرم بشیر احمد خادم کارکن نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۸۹ء بروز جمعہ رات ایک بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ موصوف ربوہ سے مورخہ ۲۳ فروری بروز جمعرات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے نواسے کی دعوتِ ولیمہ میں شرکت کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے اور اسی رات دار الذکر لاہور میں اپنے مالک حقیقی کے حضور پیش ہو گئے۔ موصوف خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اپنی خواہش کے مطابق بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفن ہوئے۔ انہوں نے تمام عمر سلسلہ اور خاندان مبارک حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں گذاری۔ ان کی واحد اولاد نرینہ مکرم ظفر احمد ہمایوں صاحب ہیں اور ایک بیٹی ہیں جو راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ تمام احباب جماعت خصوصاً خاندانِ مبارک حضرت بانیٔ سلسلہ سے درخواست دعا کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور بیوی بچوں کو اس گہرے صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم چوہدری حاکم علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ شہر پچھلے کئی ماہ سے علیل ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور تا دیر مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

شیخ طارق محمود
قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اوکاڑہ

- ربوہ میں ہونے والے جلسہ پیشگوئی (مصلح موعود) میں مکرم عبدالرحیم یونس صاحب نے جو نظم پڑھی تھی وہ حضرت فضل عمر کی تھی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ تبلیغ ۱۳۶۸ھش ۲۶ر فروری ۱۹۸۹ء

صحتِ جسمانی

بعض باتیں ایسی ہیں کہ وہ فوری طور پر ذہن میں آجاتی ہیں۔ وہ ہم نے بار بار سنی ہوتی ہیں اس لئے وہ نمایاں ہو جاتی ہیں مثلاً کسی سے کہیئے کہ بچہ وقف کیا ہے تو اس کی تربیت بھی اچھی کرو تو وہ یقیناً کوشش شروع کر دے گا کہ اسے دینی تعلیم دے۔ نماز روزے کی طرف توجہ دلائے۔ مذہبی لٹریچر خرید کر یا مانگ کر لا دے گا کہ مطالعہ کرے۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ باتیں فوری طور پر ذہن میں آتی ہیں۔

ایک اور بات جو اتنی ہی اہم ہے وہ یاد دلائے بغیر ذہن میں آتی ہی نہیں۔ اور وہ ہے صحتِ جسمانی۔ صحت اچھی ہو گی تو خدمتِ دین بھی ہو سکے گی۔ زیادہ محنت کی جا سکے گی۔ زیادہ وقت صرف کیا جا سکے گا۔ زیادہ دیر تک کام کیا جا سکے گا۔ لیکن یہ بات از خود کسی بھی واقفِ زندگی کے باپ کے ذہن میں نہیں آتی۔ کبھی یہ نہیں دیکھا گیا کہ کوئی شخص اپنے واقف زندگی بچے سے یہ کہے کہ صحت کو نظر انداز نہ کرو۔ حال ہی میں حضورِ انور نے تحریک وقفِ نو کے سلسلہ میں — اور یہ بات ہے سب واقفین کے لئے۔ فرمایا کہ واقفین زندگی کی بدنی صحت کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے جس خطبہ میں یہ بات بیان فرمائی گئی ہے اس میں اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو واقفین زندگی سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اس وقت اور اس کالم میں ہم صحت بدنی ہی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں تاکہ دوست فوری طور پر اس پر عمل کر سکیں۔

جہاں تک بدنی صحت کا تعلق ہے یہ بات بجا طور پر کہی جا سکتی ہے۔ کہ کچھ احتیاطیں ہیں۔ کچھ کام کرنے کے ہیں اور کچھ نہ کرنے کے۔ خوراک کا استعمال۔ صفائی کے متعلق ورزش کے متعلق۔ اور طبی اصولوں سے واقفیت حاصل کرنے کے متعلق۔ اگر ان سب باتوں کے متعلق پوری طرح علم حاصل ہو تو نتائج بہر صورت بہتر نکلیں گے۔ بچوں کو شروع ہی سے ماحول (اور بدنی) صفائی کی طرف متوجہ کریں۔

باقی صفحہ ۶ پر

ہر جلوہ ترا کاشفِ اسرار ہے مولیٰ
ہر سمت مزیّن ترا دربار ہے مولیٰ
اوروں کی کوئی اور ہی سرکار ہے شائد
میری تو ہر اک حال میں سرکار ہے مولیٰ

ابو الاقبال

تشخّص

کسی اور سے میں ملوں تو کیوں کسی اور سے مجھے کام کیا
مجھے کام ہے فقط آپ سے فقط آپ ہیں مرے آشنا

مرے راستے میں کہیں کہیں کوئی کہکشائیں بکھیر دو
مری منزلوں کو اجالنے کے لئے کہیں تو جلے دیا

جو کسی کی میلی نظر مجھے کبھی دیکھ لے تو میں کیا کروں
مجھے تیری حفظ و اماں ملے مری زندگی ہے تری عطا

مرے دوست مجھ سے نہ کہہ سکے کہ کبھی کبھی تو غلط ہوں میں
مری داد کا مرے دشمنوں کو نہ مل سکا کبھی حوصلہ

کبھی تشنگی کے لئے مجھے نہ سمندروں کی طلب ہوئی
مگر اپنی پیاس کو لے کے میں ترے آستاں پہ بہت گیا

مری آرزو کا یہ حال ہے کہ ہر ایک لمحہ وصال ہے
مرا ذوق طالبِ داد ہے کہ رہا نہ اب کوئی فاصلہ

مجھے اپنے دین کی عظمتوں کا قدم قدم پہ نشاں ملے
مجھے بات بات میں یوں لگے کہ اثر دعاؤں سے آملا

کسی بے بصر کو نگاہ دوں میں زمانے بھر کو پناہ دوں
جو خدا نے مجھ کو عطا کیا ہے یہ مرتبہ ہے وہ مرتبہ

جو نسیم میری جبینِ شوق کی دیکھتے ہیں چمک دمک
انہیں کیا خبر کہ ملا کہاں سے مجھے تشخّصِ بے ریا

نسیم سیفی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمارے فرائض

حضرت مولانا شیر علی صاحب نوراللہ مرقدہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ممتاز رفیق، سلسلہ کے مسلمہ بزرگ سالہا سال ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر اور جماعت کی نہایت شاندار خدمات بجالانے والے حضرت مولانا شیر علی نوراللہ مرقدہ نے ۱۹۶۲ء میں سورہ رعد کا تیسرا رکوع تلاوت فرمانے کے بعد جماعت کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ———

یہ ایسی آیات ہیں جنہیں ہماری جماعت کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے کیونکہ ان آیات میں ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ہماری جماعت کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ اور جو اس جماعت کو ہر وقت مدنظر رکھنی چاہئیں ان میں بعض باتیں تو ایسی ہیں جو ترک کرنے والی ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اختیار کرنے والی ہیں جو اختیار کرنے والی ہیں انکو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور جو ترک کرنے والی ہیں انہیں ترک کرنا چاہیئے اور جہاں تک ہو سکے ان سے بچنا چاہیئے اور ڈرنا چاہیئے کہ ان کے ارتکاب سے خدا تعالیٰ کا غضب نازل نہ ہو۔

اولوالالباب کے کام

اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو اولوالالباب کہا ہے اولوالالباب کا یہ کام نہیں کہ صرف مان لیں بلکہ یہ بھی ہے کہ نصیحت بھی پکڑیں اور قبول کرنے کے بعد اور کام بھی کریں کیونکہ صرف قبول کر لینا اور عملی طور پر کسی کام کو نہ کرنا کوئی ایسی اچھی بات نہیں بلکہ اس صورت میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ ماننے کے بعد کہیں پھر قدرے دور نہ ہو جائیں۔ پس اولوالالباب مان لینے اور قبول کرنے کے بعد بھی کام ہیں جو ان کے کرنے کے کام ہوتے ہیں اور انہی کاموں سے وہ ترقی کرتے اور کامیاب ہوتے ہیں نہ کہ صرف ایمان لے آنے اور کسی مامور کے مان لینے سے اسی لئے یہ نشانی ٹھہرائی گئی ہے کہ اولوالالباب وہ ہوتے ہیں جو مان لینے کے بعد کام بھی کرتے ہیں

پہلا کام

اولوالالباب کا پہلا کام عہد کو پورا کرنا ہے کوئی بھی عہد ہو اسے پورا کرنا خواہ وہ عہد کسی انسان کے ساتھ ہو یا خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو۔ وہ عہد کو پورا کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ادھر عہد کیا اور ادھر اس کا خیال تک بھی نہ کیا۔ میں اس وقت جس عہد کا ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ وہ عہد ہے جو اپنے رہنما کے ہاتھ پر باندھا جاتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے تو ہر قسم کے عہد اسی کے ماتحت آجاتے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہوتا ہے۔ خلقت اس کے ذریعہ اپنے خالق تک پہنچتی ہے اور اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلکر اپنے رب کو پاتی ہے کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے خدا تعالیٰ کے منشاء اور مرضی کے ماتحت کرتا ہے۔ گویا کہ وہ خدا تعالیٰ کا ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ پس ایسے شخص کے ہاتھ پر جو عہد بھی ہم کرتے ہیں وہ صرف اسی حد تک نہیں رہنے چاہئیں کہ عہد کر لئے اور بس بلکہ ان کو پورا بھی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک ان کو نبھایا نہیں جاتا۔ جب تک ان کو پورا نہیں کیا جاتا تب تک کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوتا اور ایسا آدمی عقلمند بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ عقلمند تو تب ہو۔ جو ان کو پورا کرے۔ تا وعدہ خلاف اور وعدہ توڑنے والا نہ بنے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ہاتھ پر ہمارا عہد

ہم نے بھی اس زمانہ میں عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ہمیں اس عہد کو پورا کرنا ہے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم اولوالالباب ہو نہیں سکتے۔ جب تک ہم اسے یاد نہ رکھیں اور اسے پورا نہ کریں کیونکہ اولوالالباب کا پہلا کام عہد کو پورا کرنا ہے۔ پس تم لوگ اس پر تسلی نہ پکڑو کہ ہم نے اس زمانہ کے رہنما کو مان لیا بلکہ اس عہد کو پورا کرو جو اس کے ہاتھ پر باندھا ہمیں ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم تب ہی خوش قسمت ہو سکتے ہیں جب اپنے عہد کو پورا کریں ورنہ ہمیں اپنے آپ کو اتنی بات پر خوش قسمت کہنے کا کوئی حق نہیں۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس عہد کو پورا کریں۔ ہمیں ہر کام کرتے وقت دیکھنا چاہیئے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں یا دنیا کو دین پر مقدم۔

دوسرا کام

دوسرا کام جو اولوالالباب کے کرنے کا ہے وہ یہ ہے کہ جس کام کے جوڑنے کا حکم انہیں دیا جاتا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور جس تعلق کے پیدا کرنے اور قائم رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پیدا کرتے اور قائم رکھتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو سوچنا چاہیئے کہ جس تعلق کے جوڑنے اور پھر قائم رکھنے کا اسے حکم دیا گیا۔ کیا اس نے اس کے مطابق اسے جوڑا اور قائم کیا۔ دوسرے لوگوں کو چھوڑدو۔ وہ سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں اور ہم نے از سر نو عہد باندھا ہے۔ پس دوسرے لوگوں سے بڑھ کر ہم کو اس بات پر نظر ڈالنی چاہیئے کہ کیا ہم نے اس کے مطابق کام کیا اور کیا ہم اپنے عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ایک بندے کے ساتھ ہم نے تعلق جوڑا اور اس کے ہاتھ پر عہد باندھا۔ اس لئے ہم ہی سب سے زیادہ اس بات کے پابند ہیں کہ اسے قائم بھی رکھیں۔

اقتدائے امام

ہمارا تعلق بحیثیت جماعت کے یہ ہے کہ ہم امام کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھیں اور اسے ٹوٹنے نہ دیں۔ اور اس کی پوری پوری اطاعت کریں۔ کسی کو امام بنا لینا صرف نام کا نہ ہونا چاہیئے بلکہ اس کے پیچھے بھی چلنا چاہیئے۔ امام وہ ہوتا ہے جو پیشرو ہو اور جس کے پیچھے قدم بقدم چلیں۔ پس امام جو کام کر رہا ہے ہم اس کے پیچھے پیچھے نہ جائیں۔ اور اس کی پوری پوری اطاعت نہ کریں اور اس کے حکموں کو نہ مانیں۔ تو پھر کیا ثبوت ہے کہ ہم نے امام مانا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس کے ساتھ ہوں۔ اور اس کی پوری پوری متابعت کریں۔ تا جو تعلق اس کے ساتھ جوڑا ہے وہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہے

ہر کام انتظام کے ماتحت ہو

پھر اس اقتداء میں بے ترتیبی نہ ہو بلکہ ایک منظم صورت میں اس کی اقتداء کی جائے اور دین حق کی تعلیم میں یہی نظر آتا ہے کہ ہر کام انتظام کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور یہی خدا تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ لوگ ایک نظام کے ماتحت اپنے تمام کاموں کو سرانجام دیں۔ بڑے بڑے اہم معاملات سے لے کر چھوٹے چھوٹے امور تک بھی یہی بات نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ حکم ہے جب سفر میں جاؤ۔ تو ایک کو امیر بنا لو۔ پھر عام نمونہ اس کا نمازوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ نمازوں کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ امام کے پیچھے پڑھیں۔ پس دین حق جہاں سراسر امام کے ساتھ تعلق رکھنے اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے کے لئے تاکید کر رہا ہے۔ وہاں انتظام کے ساتھ سب کاموں کے کرنے کی بھی قید لگاتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کا خصوصیت کے ساتھ یہ فرض ہے کہ جدھر ان کا امام چلے۔ ادھر ہی اس کے پیچھے چلیں اور اس کی اقتداء میں گڑبڑ پیدا نہ ہونے دیں اور نہ ہی یہ کہ موسیٰؑ کی قوم کی طرح کہہ دیں کہ تم اور تمہارا رب جاؤ۔ ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔

مشکلیں بھی آئیں تو تعلق نہ ٹوٹے

پھر یہ بھی ہے کہ فرمانبرداری اور اس کے قدم بقدم چلنے کی راہ میں بہت سی مشکلات پیدا ہوں گی۔ مگر ان کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ اور اس تعلق کو مضبوط رکھنا چاہیئے۔ لوگوں سے تعلقات اگر کٹ جائیں تو کٹ جائیں، رشتہ داروں سے رشتے اگر منقطع ہو جائیں تو ہو جائیں۔ لیکن امام کے ساتھ جو تعلق پیدا کیا وہ ہرگز نہ ٹوٹے بلکہ جب مشکل آئے تو اور بھی مضبوط ہو۔ دکھ اور تکلیفیں اگر پہنچیں تو اس میں اور بھی استحکام پیدا ہو۔ غرض اس تعلق کو جو امام سے ایک دفعہ باندھا مضبوط رکھنا چاہیئے۔ کیسی ہی مشکل کیوں نہ پیش آجائے اس میں کچھ کمی نہیں چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تیسرا کام

تیسرا کام اولوا الالباب کا یہ ہے۔ کہ وہ عمل بھی کرتے ہیں۔ صرف یہ نہیں کہتے کہ ہم حضرت بانی سلسلہ کے مرید ہو گئے۔ بلکہ وہ ڈرتے بھی ہیں اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جگہ فرماتا ہے ۔ اولوا الالباب سچے تب کہلا سکتے ہیں کہ وہ خدا سے ڈرتے رہیں اور اپنے عملوں کو سنوارتے رہیں صرف مامور کو مان کر یہ نہ کہتے پھریں کہ ہم کامیاب ہو گئے۔ بلکہ کام بھی کریں اور خدا تعالیٰ سے ڈریں بھی۔

خشیت اللہ پیدا ہو

چاہیئے کہ وہ کہیں خدا تعالیٰ کسی گناہ کے بدلے یا کسی سستی اور کوتاہی کے باعث ہم کو پکڑ نہ لے ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے اس لئے ہمارا کام بھی یہی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ کیونکہ ایمان لانے والے کا پہلا کام خدا تعالیٰ سے ڈرنا ہے پھر مثلاً اگر طاعون پڑی یا کسی قسم کی کوئی اور وبا پھیلی ہو تو خدا تعالیٰ سے ڈرنے کے ماسوا احتیاط بھی کرے اور دعا بھی کرے تا ایسا نہ ہو کہ اس کا شکار ہو کر ایک تو خود تکلیف میں پڑیں اور دوسرے لوگوں کے لئے اعتراض کرنے کا موقعہ پیدا کریں۔

موجب فتنہ بننے سے بچو

ہماری جماعت کے ہر فرد کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کہیں لوگوں کے لئے موجب فتنہ نہ بنتا ہو اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص ڈرتا رہے اور دعاؤں میں لگا رہے کہ کہیں خدا تعالیٰ ہم کو پکڑ نہ لے اور ہم دوسروں کے لئے موجب فتنہ نہ بنیں اور ہمیں تو دوسروں سے زیادہ ڈرنا چاہیئے کیونکہ ڈرنا تو صرف ان لوگوں کا خاصہ ہے جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں اس لئے ہمیں سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔

چوتھا کام

ایسے لوگوں کا یہ کام بھی ہوتا ہے کہ اپنے امام کی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے پوری پوری پیروی کرتے ہیں اور کسی تکلیف سے کسی دکھ سے کسی صدمہ سے اس کی پیروی کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ صبر اور استقلال کے ساتھ ہر تکلیف برداشت کرتے ہیں کیونکہ امام کے ساتھ جو لوگ ہوتے ہیں اور اس کی پیروی کرتے ہیں انہیں تکلیفیں بھی ہوتی ہیں اور انہیں اذیتیں بھی پہنچائی جاتی ہیں۔ مگر وہ ان سے گھبراتے نہیں بلکہ خدا پر نظر رکھتے ہیں۔ اگر وہ خوش ہو گیا تو یہ تکلیفیں تکلیفیں ہی نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کے سبب ستائے اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے صبر سے کام لیں گھبرائیں نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف دیکھیں یہ نہ سمجھیں کہ وہ لوگوں کے تکلیفیں دینے کا ذکر پولیس سے کریں گے تو پولیس ان کو بچا لے گی۔ یا وہ تحصیلدار سے مدد چاہیں گے تو اس کی مدد سے وہ ان سے نجات پا جائیں گے۔ یا مجسٹریٹ کے سامنے شکایت کریں گے تو وہ بچائے جائیں گے بلکہ یہ سمجھیں کہ اگر کچھ کر سکتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ ورنہ اور کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی پولیس نہ کوئی تحصیلدار نہ کوئی مجسٹریٹ اور نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پاس اگر کوئی شکایت کرتا کہ مجھے مخالفین کی طرف سے یہ تکلیف دی گئی۔ یا یہ اذیت پہنچائی گئی۔ تو آپ اسے یہی فرماتے کہ صبر کرو اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگو۔ مقدمہ نہ کرو۔ پس ایسے لوگ ہی خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھتے ہیں تکلیفیں خواہ کتنی ہی بڑھ جائیں وہ اسی کے آگے جھکتے ہیں اور صبر اور استقلال کے ساتھ ان کو برداشت کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہر دکھ کے وقت ہر تکلیف کے وقت اور ہر نقصان کے وقت وہ اپنے رب سے ہی کہتے ہیں۔

پانچواں کام

ایک اور کام ان لوگوں کا یہ بتایا گیا ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ان کو دیا گیا ہے اس میں سے خرچ بھی کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک بھاری فرض ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے مالوں کا محتاج نہیں۔ سب کچھ اسی کا ہے۔ اگر ہم اس کی راہ میں خرچ نہ کریں۔ اگر ہم دین حق کی ترقی اور اشاعت کے لئے اپنے مال صرف نہ کریں تو اس کی اسے کوئی پرواہ نہیں وہ اگر چاہے تو بغیر ہمارے خرچ کرنے کے لوگوں کو سلسلہ میں داخل کر سکتا ہے اور اسے ترقی دے سکتا ہے۔ لیکن یہ جو اس نے چاہا ہے کہ ہم اس مال سے اس کی راہ میں کچھ خرچ کریں تو یہ اس کا احسان ہے۔ اور ہمارے فائدہ کے لئے وہ چاہتا ہے کہ ہم ان کاموں پر مال خرچ کریں تو یہی نہیں کہ ہم نماز پڑھیں یا روزہ رکھیں یا اور نیکی کے کام کریں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی راہ میں مال خرچ کریں۔

انفاق فی سبیل اللہ کیلئے بہترین زمانہ

اور یاد رکھو کہ سب سے بڑھ کر موقعہ مال خرچ کرنے کا آج کل ہے۔۔

...... پس آج جو موقعہ حاصل ہے نہ پہلے تھا نہ بعد میں ہوگا۔ وہ لوگ یاد رکھیں جن کے پاس مال ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے کہ وہ گھاٹے میں ہیں۔ اگر وہ اپنے بال بچوں پر اپنے عیش و آرام میں ہی سب کچھ خرچ کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے مالوں کو بجا طور پر خرچ نہیں کر رہے۔ کیونکہ یہ تو ایسے کام ہیں جو چند روزہ ہیں اور جو ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ وہی ہیں جو خدا تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ کے ایک بندے نے بتایا کہ ان پر خرچ کرو تو دونوں جہان کا بھلا ہو۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیئے جن کے پاس زمینیں ہیں مکانات ہیں اور اور قسم کی جائیدادیں ہیں۔ مگر وہ خدا کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے اور اپنے رشتہ داروں اور لواحقین کے آرام اور تن آسانی پر پانی کی طرح اپنا مال بہاتے ہیں۔ وہ بھی خدا کے منشاء کے مطابق کام نہیں کر رہے جس طرح ہم تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے کہ وعدوں کو پورا کریں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت مامور کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اس کی اطاعت کریں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم نمازیں پڑھیں اور خدا سے ڈریں۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہم اس کی راہ میں اپنے مال بھی خرچ کریں۔

چھٹا کام

پھر ایک اور فرض بھی ہے جو ہماری جماعت کے ذمہ ہے۔ اور وہ عمدہ اخلاق ہیں۔ ہماری جماعت میں عمدہ اخلاق ضرور ہونے چاہئیں اور دوسرے لوگوں میں اور ان میں فرق ہونا چاہیئے کیونکہ یہ جماعت دنیا میں ایک نمونہ قائم کرنے والی جماعت ہے۔ اگر اس میں اور دوسرے لوگوں میں فرق نہیں تو پھر امتیاز کوئی نہیں رہتا۔

پس یاد رکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تم اس کی راہ میں مال خرچ کرو۔ بلکہ تمہارے ذمہ یہ بھی ہے کہ تم عمدہ اخلاق بھی دکھاؤ۔

اخلاق فاضلہ

احمدی جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت عمدہ اخلاق دکھائے۔ پس تم عمدہ اخلاق دکھاؤ لڑائی اور جھگڑے مت کرو۔ کیونکہ اگر تم بھی لڑو اور جھگڑو گے تو لوگ یہی کہیں گے کہ یہ بھی دوسروں کی طرح لڑتے جھگڑتے ہیں۔

بد اخلاقی ٹھوکر کا باعث ہے

غور کرو اگر ایک شخص جو مرکز کو دیکھنے آتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ دو احمدی آپس میں لڑ رہے ہیں تو وہ یہی کہے گا یہ تو ہم جیسے ہی ہیں پھر کیا ضرورت ہے کہ ہم گھروں کو چھوڑیں دوستوں سے جدا ہوں۔ رشتہ داروں اور عزیزوں سے منہ موڑیں جب یہ بھی ایسے ہی ہیں اور ہماری طرح ہی لڑتے جھگڑتے بھی ہیں تو پھر ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں اس لئے ہم ان میں کیوں شامل ہوں پس یاد رکھو جو لڑتا ہے وہ دین کو نقصان پہنچاتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے اس لئے احمدی جماعت کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے کہ وہ دین کو نقصان پہنچانے والی اور لوگوں کی ٹھوکر کا باعث نہ بنے بلکہ ہر موقعہ پر عمدہ اخلاق دکھائے۔

بدی کے بدلے نیکی کرو

احمدی جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ بدی کے بدلے بدی نہ کریں لوگ اگر دکھ دیں تو مہربانی کرو۔ لوگ اگر گھروں سے نکالیں تو ان پر شفقت کرو۔ ان میں سے جو مدد کے قابل ہو اس کی مدد کرو تا وہ دیکھیں اور محسوس کریں کہ ہم تو ان کو تباہ کرنا چاہتے تھے لیکن یہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ فائدہ پہنچاتے ہیں الٰہی جماعت جو ان احکام پر عمل کرتی ہے اور خدا کو راضی کرنے کے واسطے جو تکلیفیں برداشت کرتی ہے وہ چند روز کی ہوتی ہیں انجام کار ان کو ان کاموں کی وجہ سے سکھ ملے گا اور نہ صرف سکھ ملے گا بلکہ بہشت بھی ملے گا پھر ان میں خود ہی نہ داخل ہوں گے بلکہ ان کے ساتھ ان کے باپ ان کی مائیں ان کی بیویاں ان کے بچے بھی داخل ہوں گے بشرطیکہ وہ صلاحیت رکھنے والے ہوں اور مامور کے منکر نہ ہوں پس یہ کتنا بڑا عظیم الشان فائدہ ہے کہ اس چند روز کی تکلیف کے بدلے وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے رشتہ دار بھی

صفحہ ۸ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

امتناع قادیانیت آرڈی ننس انصاف پسند حضرات کی نظر میں

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب

مارشل لاء کے لمبے دور میں ایک آمر حاکم نے اپنی حکومت کے استحکام کے لئے خدمت اسلام کے طور پر جو کارنامے کئے ان میں سے ایک آرڈی ننس "امتناع قادیانیت" کے نام سے جاری کیا اور مارشل لاء کے اختتام پر اسے آئین میں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ آئینی تحفظ دیا۔

ملک میں ½ ۱۱ سال کے لمبے عرصہ کے بعد جمہوری حکومت قائم ہوئی جس نے آٹھویں ترمیم کے تحت مارشل لاء کے جاری کردہ قوانین کی تنسیخ کے لئے کوشش کی تاکہ ملک میں جاری شدہ جابرانہ اور ظالمانہ قوانین ختم کئے جاسکیں۔ اور پاکستان میں بسنے والے تمام شہریوں کے بنیادی حقوق بحال ہوسکیں۔ لیکن بدقسمتی سے ملک کے سیاستدان جو سابقہ آمر حاکم کے مشن کو جاری رکھنے کے دعویدار ہیں اور نام نہاد مسلمانوں کے زیر اثر علماء ایسے ظالمانہ قوانین کو ختم کرنے میں مزاحم ہو رہے ہیں۔

اس آرڈی ننس کے متعلق انصاف پسند حضرات کی رائے کیا ہے۔ وہ محترم اصغر علی صاحب گھرال کے الفاظ میں ہی ملاحظہ فرمائیں۔

آپ اپنی تصنیف "اسلام یا ملا ازم" میں زیر عنوان "مگر وہ نام لیتے ہیں خدا کا اس زمانے میں" کے تحت لکھتے ہیں۔

۔۔۔۔۔۔۔ جناب اکبر الٰہ آبادی نے فرمایا تھا ؎

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جاجا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

اس زمانے میں یہ شعر شاید شاعرانہ مبالغہ ہوگا، کافر انگریز کی حکومت میں خدا کا نام لینے پر کسی نے کوئی پابندی عائد نہیں کی تھی۔ کوئی رپٹ نہیں لکھوائی تھی۔ یہ سعادت صرف موجودہ اسلامی دور کو نصیب ہوتی کہ "غیر مسلموں" کو اللہ تعالےٰ کی واحدانیت اور اس کی معبودیت کے اقرار کی اجازت نہیں۔ یہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہے۔ خلاف ورزی کی صورت میں آپ گرفتار ہوسکتے ہیں۔ سزا پاسکتے ہیں۔ پاکیا سکتے ہیں۔ پارہے ہیں۔ پاکستان کی عدالتوں میں ایسے بے شمار مقدمات چل رہے ہیں۔ جن میں کلمہ طیبہ پڑھنے، کلمے کا بیج لگانے۔ درود شریف پڑھنے۔ اذان دینے۔ اور نماز جمعہ کی تیاری کے لئے وضو کرنے کے الزامات میں گرفتاریاں ہوئیں اور "ثبوت جرم" کے بعد عدالتوں سے باقاعدہ سزائیں دی گئیں۔ ایسے بیشمار واقعات میں سے ۲۵ ، جون ۱۹۸۷ء کے روزنامہ "جنگ" لاہور سے ایک چھوٹی سی خبر ملاحظہ ہو۔

عنوان ہے:۔

اذان دینے پر قادیانی کو ۲ سال قید

بدوملہی (نامہ نگار) سول جج با اختیار دفعہ ۳۰ ، ضابطہ فوجداری نارووال نے بدوملہی کے ایک قادیانی نوجوان مسعود احمد بٹ کو ۲ ، سال قید اور ۲ ، ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ مسعود بٹ نے ایک سال قبل اینٹی احمدیہ آرڈی ننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے "اذان" دی تھی۔ ایک تحریری درخواست پر مقامی پولیس نے اس کے خلاف مقدمہ درج کرکے گرفتار کر لیا تھا۔ تفصیل اس جرم کی یہ ہے کہ قادیانی نوجوان نے بآواز بلند کہا تھا کہ "اللہ سب سے بڑا ہے"، "اللہ سب سے بڑا ہے"، "اللہ سب سے بڑا ہے"،

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"، ۔۔۔۔۔۔۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"، ۔۔۔۔۔۔۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں ۔۔۔۔۔۔"

"نماز کی طرف آؤ"، ۔۔۔۔۔۔۔

"بھلائی کی طرف آؤ"، ۔۔۔۔۔

"اللہ سب سے بڑا ہے" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"، ۔۔۔۔

اس مفروضی صورت حال سے چند سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کیا اس اسلامی مملکت میں "رب العالمین"، فقط "رب المسلمین" ہے؟ اور کیا اب

(i) غیر مسلموں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار کی اجازت نہیں؟۔

(ii) غیر مسلموں کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرنے کی اجازت نہیں؟۔

(iii) غیر مسلموں کو اجازت نہیں کہ وہ قرآن پاک کو نظام حیات کے لئے بہترین کتاب ھدیٰ قرار دیں اور کیا ان کو قرآن پاک کی صداقتوں اور احکام پر عمل پیرا ہونے کی اجازت نہیں؟

ان سوالات کے "ہاں"، میں جوابات کے لئے قرآن پاک سے کیا جواز ہے؟ اور نفی کی صورت میں "کلمہ طیبہ"، پڑھنے پر "پکڑ دھکڑ"، اور "قید و بند" کیوں ہے؟

اینٹی احمدیہ آرڈی ننس کو زیر بحث لانا۔ اس پر مفصل تبصرہ میرے موضوع سے خارج ہے۔ ویسے بھی اس آرڈی ننس پر صحیح تبصرہ تاریخ ہی کرے گی البتہ اس کے نفاذ کے بعد سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کے نصف درجن سابق جج صاحبان نے مشترکہ بیان میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ

"پاکستان میں سب کو اپنی پسند کے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا۔ احمدیہ فرقہ یا کسی اور فرقہ کے افراد پر طریقہ عبادت اور کلمہ پڑھنے پر موجودہ پابندیاں، ان حقوق کی شدید خلاف ورزی ہے۔ جن کی ضمانت مملکت کے تمام شہریوں کو دی گئی ہے۔ نیز یہ بنیادی انسانی حقوق کے تصور کی بھی نفی ہے"،

اس بیان پر دستخط کرنے والوں نے قائد اعظم کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں اس تقریر کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "تم آزاد ہو۔ تم اپنے مندروں میں جانے پر آزاد ہو۔ تم اپنی مسجدوں اور دیگر عبادت گاہوں میں آزادی سے جاسکتے ہو۔ پاکستان میں تم کسی بھی مذہب یا ذات یا عقیدہ سے تعلق رکھ سکتے ہو۔ کاروبار مملکت سے اس کا کوئی سروکار نہ ہوگا"،

ذیل کے اصحاب نے اس مشترکہ بیان پر دستخط فرمائے تھے:۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق جج جناب فخرالدین جی ابراہیم مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر علی سعید۔ مسٹر فضل غنی۔

سندھ ہائی کورٹ کے جناب عبدالحفیظ میمن اے کیو ہالے پوتہ اور مسٹر جی ایم شاہ!

اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ کے مختلف ادوار میں یہ الزام تو لگتا رہا کہ مسلمانوں نے زبردستی کافروں کو کلمہ پڑھوایا۔ البتہ کلمہ پڑھنے والوں کو بنوک شمشیر اس سے باز رکھنے کی کوئی مثال پہلے نہیں تھی۔

مگر اس آرڈی ننس کے تحت جرائم کی یہ فہرست یہیں تک محدود نہیں رہے گی۔ وقت گزرنے کے ساتھ مُلّا کے مطالبات اور آرڈی ننس کے دائرے وسیع ہوتے جائیں گے۔ غیر مسلموں کے تمام اعمال جو مشبہ بالاسلام ہونے کا احتمال ہے قابل دست انداز کی پولیس جرائم کی زد میں آسکتے ہیں۔ ۔۔۔۔۔۔۔ یہ دائرہ پھیلتا ہی جا رہا ہے۔ مگر کیا آپ اسے مذاق سمجھ رہے ہیں۔ جب پہلے دن میں نے یہ خبر پڑھی تھی۔ کہ کلمہ پڑھنے پر یا کلمہ کے بیج لگانے پر چند نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

تو میں نے بھی اسے مذاق ہی سمجھا تھا کہ رب العالمین اور رحمت للعالمین کا نام لینے پر پابندی کیسے لگ سکتی ہے۔

جسٹس ایم آر کیانی مرحوم نے فرمایا تھا کہ بعض انسانی حقوق اتنے بنیادی ہوتے ہیں کہ ان پر پابندی لگائے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر اب وہ زمانہ بیت گیا"۔

(اسلام یا ملا ازم از اصغر علی گھرال
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور
صفحہ ۱۴۶ تا صفحہ ۱۵۰)

اللہ تعالیٰ ہمارے ملک عزیز کے سیاستدانوں اور دانشوروں کو اندھی تقلید سے بچائے اور ملک کے آئین سے ایسے تمام آرڈی ننس منسوخ کرنے کی جرأت عطا کرے تاکہ ہمارے پیارے وطن کو حقیقی معنوں میں استحکام حاصل ہو اور اس کا ہر باشندہ آزادانہ طور پر اپنے بنیادی حقوق کے مطابق عمل پیرا ہوسکے۔

چندہ عام ، حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ بروقت
ادا کریں۔

تم بچوں کے سکھ کی خاطر دین کے کام کو نہ چھوڑ دو تم بیوی کی آسائش کی خاطر ماموں کا ساتھ دینے سے منہ نہ موڑ دو تم کسی اور رشتہ دار یا کسی اور کی خاطر خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہ کرو۔ یہ سب چیزیں فانی ہیں تم اس چیز کو پانے کی کوشش کرو جس میں ہمیشگی ہے۔

بہترین راہ

لیکن اگر تم صرف اپنے مال کا چالیسواں یا سولہواں حصہ دے دو تو ہمیشہ کی زندگی نہ صرف تمہارے بلکہ تمہاری بیویوں کے لئے بھی ہو تمہارے بچوں کے لئے بھی ہو اور تمہارے لواحقین کے لئے بھی۔ تم چاہتے ہو کہ سارا غلہ گھر لے جاؤ اور اس طرح ایک عارضی خوشی حاصل کر لو یہ بہتر ہے یا یہ بہتر ہے کہ تم اور تمہارے بچے اور تمہاری بیویاں تھوڑا سا خدا کی راہ میں راہ میں خرچ کرنے سے ہمیشہ کی خوشی حاصل کریں پس تم سوچو کون سی راہ تمہارے لئے بہتر ہے ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

خاکسار کے بھائی مرزا مظفر احمد صاحب آف جرمنی ولد مرزا عبدالرؤف صاحب کا نکاح راشدہ عفّت صاحبہ بنت عبدالکریم صاحب کے ساتھ ۱۳ر جنوری ۱۹۸۹ بروز جمعہ بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۷۵۰۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لیے بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا ناصر احمد اٹک شہر

ولادت

• مکرم شیخ محمود احمد سعید صاحب فاضل واقفِ زندگی کی بیٹی عزیزہ امتہ الوحید صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے ۲۳ جنوری ۱۹۸۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام قیصر محمود ملک رکھا گیا ہے۔ نومولود کے والد کا نام مکرم سعید احمد ملک اور دادا کا نام مکرم ملک حمید احمد صاحب ہے۔ بچے کو "وقفِ نو" کے تحت وقف کر دیا گیا ہے۔

• مکرم منیر احمد صاحب کھوکھر آف تر گڑی ضلع گوجرانوالہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۷ر اکتوبر کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم رشید احمد صاحب کھوکھر کا نواسہ اور مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر کا پوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو دین کا خادم بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے۔

• میرے بڑے بھائی مکرم سلیم احمد طور (ناظم مال) ہمبرگ مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ ۲۰ر جنوری کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام وقاص احمد طور تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم میاں مبارک احمد طور گولڈ سمتھ کا پوتا اور مکرم ملک داؤد احمد صاحب ایس ڈی او ربوہ کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے نومولود حضور ایدہ اللہ کی تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔

دعا کریں خدا تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے وقف قبول فرمائے۔ اور نومولود کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا کرے نیک اور خادم دین بنائے اور والدین و لواحقین کے لیے قرۃ العین ثابت ہو۔

مشہود احمد شاہد
مربی سلسلہ احمد نگر

درخواست دعا

• محترمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ محترم مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ چند ماہ سے پیٹ اور جگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آجکل الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

• محترم قاضی محمد حمید صاحب آف اوکاڑہ شدید بیماری کی حالت میں اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

• محترم پروفیسر عبدالقیوم بھٹی صاحب (ابن چوہدری عبدالکریم صاحب بھٹی) جو پہلے گورنمنٹ ڈگری کالج جیکب آباد میں شعبہ کیمسٹری کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے انگلستان تشریف لے گئے ہیں۔

• مکرم مشتاق احمد صاحب ابن مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھاریاں عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں اور راولپنڈی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

• مکرم مظفر الدین صاحب (گلشن بیکری ربوہ) کے والد محترم محمد فیروز الدین صاحب کشمیری ایکسیڈنٹ میں کولھے کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

• محترمہ امتہ القدوس صاحبہ بنت چوہدری محمود احمد صاحب آف فیروز والا کے گلے کا اپریشن ۲۸ر فروری کو امریکہ میں ہو رہا ہے۔

• مکرم محمد سلیم صاحب کا بیٹا عزیزم محمد نعیم جو گم ہو گیا تھا ۲۲/۲۱ روز کے بعد واپس آگیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ ایسی پریشانی دوبارہ لاحق نہ ہو۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان سب احباب کے لیئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

• مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ کے دادا محترم پیر محمد صاحب آف مانگٹ اونچے ۱۰۷ سال کی عمر میں ۱۳ فروری ۱۹۸۹ء کو کراچی میں انتقال کر گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور ۱۴ر فروری کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ جماعت احمدیہ کے پہلے امام کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ کی اولاد میں سے مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ اور مکرم محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر واقفینِ زندگی ہیں۔ باقی بیٹوں اور بیٹیوں کے نام یہ ہیں مکرم سلطان احمد طاہر صاحب کراچی مکرم محمد ابراہیم صاحب کراچی۔ محترمہ پروفیسر صادقہ قمر شمس صاحبہ۔ مکرم محمد حنیف قمر صاحب ملتان۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ ربوہ

• ٹھیکیدار مرزا محمد لطیف صاحب آف گوجرہ مورخہ ۲۴ جنوری کو صبح چھ بجے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انہوں نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے (مرزا محمد رشید، مرزا محمد حفیظ، محمد حنیف، محمد کریم اور محمد صدیق) چھوڑے ہیں۔

• محترمہ [illegible] مشتاق صاحبہ محلہ دارالنصر غربی ۲ کے خالو جان جو دس سال تک احمدیہ بیت الذکر ماڈل ٹاؤن کے خادم رہے تھے لمبی علالت کے بعد ۴ ستمبر ۱۹۸۸ء کو وفات پا گئے۔

• مکرم منیر احمد کھوکھر صاحب کے نانا جان مستری محمد شریف صاحب آف دلتا زید کا ضلع سیالکوٹ ۷۱ برس کی عمر میں مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء کو وفات پا گئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب وفات یافتگان کے درجات بلند فرمائے۔

دُعائے نعم البدل

مکرم صدیق احمد صاحب کارکن خلافت لائبریری کا بچہ عزیز حلیم احمد عمر چار ماہ وفات پا گیا۔ یہ بچہ جڑواں پیدا ہوا تھا۔ اور یہ اور اس کا ساتھ کا بھائی دونوں وقف نو میں شامل تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا کرے اور والدین کو صبر جمیل سے نوازے۔

بیت الذکر کیلئے خادم کی ضرورت

احمدیہ بیت الذکر بہاولپور کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ عمر پچاس سال سے کم نہ ہو۔ اکیلے رہائش کا انتظام ہوگا۔ اپنے صدر یا امیر جماعت کی معرفت درج ذیل پتہ پر درخواست بھجوائیں۔

(چوہدری نذیر احمد ۹۳۔ ویلکم گیٹ کالونی بہاولپور)

بقیہ : اداریہ

کھانے کے آداب میں کیا کھانا ہے اور کتنا کھانا ہے مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ سیر اور ورزش۔ ہلکی سی ورزش سے شروع کریں جو بے شک گھر کے صحن یا کسی کمرے ہی میں کی جائے۔ طبی اصولوں سے بھی آہستہ آہستہ واقفیت کرا دینی چاہیئے سردی میں کیا کرنا ہے اور گرمی میں کیا۔

الغرض واقفین زندگی بچوں کی بدنی صحت کا خاص خیال رکھیں یہ بات نہایت اہم ہے۔

غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جواں مردی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گفتگو اور تبادلہ خیال

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب - ربوہ

انسان رفتہ رفتہ بہت زیادہ سوشل ہوگیا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک، مختلف قوموں اور افراد کے درمیان رابطہ کے وسیع مواقع فراہم ہوگئے ہیں کبھی سفر کے دوران، کبھی کسی کلب میں، کبھی کسی ایسوسی ایشن میں، کبھی کسی ادارے میں، کبھی کسی اجلاس میں کبھی کسی دعوت کی تقریب میں۔ غرض یہ کہ کئی مواقع پر لوگ آپس میں ملتے ہیں۔ ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کا وقت مصروف گزرے اور جب بھی آپس میں افراد ملتے ہیں تو کوئی نہ کوئی گفتگو کا موضوع چھڑ جاتا ہے۔

ہر محفل میں جس طرز کے لوگ شامل ہوں ان کی سمجھ بوجھ، علمی معیار مذاق اور دلچسپی کے موافق ہی گفتگو کا موضوع ہونا مناسب ہوتا ہے۔ طلباء کی محفل میں، بیوپاریوں کی محفل میں زمینداروں کی محفل میں، انجینئروں کی محفل میں ٹیکنوکریٹس اور سیاستدانوں اور پروفیسرز اور شعراء حضرات کی محفل میں ان کی دلچسپی اور ان کے معیار کے مطابق ہی موضوع ہو تو گفتگو مفید رہتی ہے۔

سب سے بہتر موضوع وہی ہوتا ہے جس سے شرکاء میں دلچسپی پیدا ہو۔ زندگی سے اخذ کردہ واقعات ہمیشہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کا موجب ہوتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر محض وہی باتیں کی جائیں جن سے آپ کو ذاتی دلچسپی ہے تو لوگ جلد اکتا جائیں گے۔ اور محفل میں کیف و سرور پیدا نہیں ہوگا۔ باتیں ایسی کرنی چاہئیں جن میں رفتہ رفتہ شرکاء پوری طرح حصہ لیں اور وہ بھی اپنی دلچسپیوں اور دلچسپ واقعات سے بھی دوسروں کو روشناس کرائیں۔ آپکا اندازِ گفتگو بھی دلچسپ ہونا چاہیئے اور دوسروں کی بات بھی توجہ اور دلچسپی سے سننی چاہیئے۔

گفتگو اور تبادلہ خیال کے دوران اس امر کو ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ ثقیل اور مشکل الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اگر آپ عربی کا علم رکھتے ہیں اور بلاوجہ عربی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں یا انگریزی جانتے ہیں اور بلاوجہ اس کے الفاظ اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں تو یہ چنداں مفید نہ ہوگا۔ لوگ یہ سمجھیں گے کہ محض آپ اپنے علم کا رعب ڈالنے کے لئے ایسا کر رہے ہیں اور آپ کی بات کو توجہ اور دلچسپی سے نہیں سنیں گے

جس موضوع کی طرف آپ محفل کو لانا چاہتے ہیں اس کو ذہن میں قائم کر لینا چاہیئے اور پھر گفتگو کو اس طرح شروع کرنا چاہیئے کہ بغیر کسی کو احساس ہوتے کہ آپ اس کا رخ کس طرف موڑنا چاہتے ہیں مختلف عمومی باتیں کرتے رہنے کے بعد حکمت کے ساتھ جہاں موقع ملا اپنا نقطہ نگاہ بیان کرتے ہوئے رفتہ رفتہ وہ موضوع اُجاگر کیا جا سکتا ہے جس پر کہ آپ چاہتے ہیں کہ تبادلہ خیال ہو جائے

حالات حاضرہ سے متعلق موضوعات تازہ خبریں، فلاح و بہبود کے کام، انبیادی تعلیم کا فروغ، امدادِ باہمی، خدمت خلق، رفاہی کام، اخلاقی معیار کی بلندی، غریبوں محتاجوں ضرورت مندوں اور مریضوں سے ہمدردی قومی سوچ کی بہتری، زمانہ حال کے مختلف نظریات، افراد کا قومی ترقی میں کردار، وقت کا تقاضا اور ہماری ذمہ داریاں وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے موضوعات ہیں جن پر بڑی دلچسپ گفتگو کی جا سکتی ہے۔

انسان بنیادی طور پر آزاد پیدا ہوا ہے اور آزادی کو ہی پسند کرتا ہے سب سے بڑھ کر اسے ذہنی آزادی اور اور نظریات اور اعتقادیات کی آزادی کا احساس ہے۔ ہر شخص خیالات نظریات اور عقیدہ میں اپنی مرضی چاہتا ہے۔ جو بھی کسی کا نظریہ یا عقیدہ ہو اس میں وہ بہت حساس ہوتا ہے اور اسے کوئی ایسی بات سننے کی بہت کم تاب ہوتی ہے جو اس کے نظریات یا عقیدہ کے خلاف ہو۔ اس لئے جب کبھی بھی کسی جگہ ایسے لوگ اکٹھے ہوں جو ایک دوسرے سے پوری طرح آشنا نہ ہوں وہاں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے پہلے کسی نہ کسی طرح باتوں باتوں میں یہ اندازہ کر لینا چاہیئے کہ شرکاء میں سے کون کس نظریہ کا حامل ہے۔ تاکہ آپ گفتگو اور تبادلہ خیال کے دوران دوسرے کے احساسات اور نظریات کا پورا پورا لحاظ رکھ سکیں اور کوئی ایسی بات نہ کہہ جائیں جس سے کسی ساتھی شریک محفل کا دل دکھے یا محفل میں بے کیفی پیدا ہو اور بجائے خوش گفتاری کے بے مزہ گفتگو پر یہ محفل ختم ہو۔

طبعاً وہ لوگ جو کسی نظریہ کے حامل ہوتے ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسروں کو بھی اپنے نظریہ سے آگاہ کریں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ اور جو فائدہ انہوں نے حاصل کیا ہے اس سے اپنے دیگر ملنے والوں کو بھی فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بڑی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر تو یہ لوگ محض اپنے نظریہ کی خوبیاں بیان کرنے پر اکتفا کریں اور ان کے نظریہ کے بارہ میں جو عام غلط فہمیاں ہوں ان کو رفع کریں اور جو حسن خلق اور خدمت خلق کے کام وہ کر رہے ہوں وہ بیان کریں جس سے دوسروں پر اچھا اثر پڑے اور انہیں بھی اچھے کام کرنے کی تحریک ہو تو یہ بہت ہی عمدہ بات ہوگی۔ لیکن اگر ایسے لوگ دوسروں کے نظریات پر بغیر اُن کے نقطہ نگاہ سے براہ راست علم حاصل کرنے کے خوامخواہ تبصرہ کریں یا ایسی باتیں چھیڑیں جس سے دوسروں کے نظریہ پر زد پڑتی ہو تو اس سے اُن کو تکلیف ہوگی اور وہ ایسی باتیں سننے کے لئے ہرگز تیار نہ ہوں گے ماحول میں بدمزگی پیدا ہوگی اور دوسرے لوگ ان سے متنفر ہوں گے۔ پس ضروری ہے کہ ایسی بات کرنے سے بکلی احتراز کیا جائے۔ اور محض مثبت گفتگو ہی کیجائے اور اپنی خوبیاں بیان کرنے تک ہی گفتگو کو محدود رکھا جائے اور دوسروں سے مقابلہ یا ان پر تنقید یا تلخی پیدا کرنے والے امور پر ہرگز بات نہ کیجائے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ آپ کی بات غور سے سنیں اور آپ کے موقف اور نقطہ نگاہ کو پذیرائی بخشیں تو ضروری ہے کہ آپ گفتگو کھلے دل سے کریں ایسی طرز اختیار نہ کریں جس سے دوسروں کو یہ احساس ہو کہ آپ اپنی بات منوانا چاہتے ہیں بلکہ ان کو پوری طرح اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کا موقع دیں اور ایک DISCUSSION کی صورت میں تبادلہ خیال کریں۔ واضح ہو کہ اگر آپ کوئی بھی بات منوانا چاہتے ہیں تو اس بات میں حقیقت ہونے کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اسے نہایت احسن رنگ میں مناسب طریق پر پیش کریں تاکہ وہ دوسروں کو دلی طور پر متاثر کر سکے۔

آخر پر یہ عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں انہی لوگوں کی باتیں لوگ سنتے ہیں جو مخلص ہوں۔ جو بھی ان کے نظریات ہوں ان پر وہ عمل کرتے ہوں، وہ با اخلاق ہوں، بے نفس اور بے لوث ہوں، ایثار اور قناعت کے مجسم ہوں، انکے اندر ہمدردی خلائق ہو، وسیع المعلومات ہوں، دوسروں کی دلآزاری نہ کرتے ہوں، جو بات کہیں وہ دل سے کہتے ہوں نہ کہ محض زبان سے، ان کے اندر درد ہو، ان کا ذاتی نمونہ اعلیٰ ہو، ضرورت کے وقت اور مشکلات میں دوسروں کے کام آنے والے ہوں، شرافت، تہذیب اور عاجزی کے پتلے ہوں، جو بات کریں اس میں مٹھاس نرمی اور محبت ہو، دوسروں کا ادب اور احترام ملحوظ رکھتے ہوں، رفاہ عامہ کے کاموں میں ہمیشہ آگے آگے ہوں، انکے ایمان میں عاشقانہ رنگ ہو، ہمیشہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا رہتے ہوں اور ان کی زبان اُس کے ذکر سے کبھی خالی نہ ہو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ، تو پاکیزگی اختیار کرو، عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایت پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاقِ فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ع۔

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی"۔

تقریر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۸۹۷ء رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۶۸۔

لازمی چندہ جات
(چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ)
اور
تزکیہ اموال ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں
(ناظر مال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مخیّر اور درد مند گھرانے سو یتامیٰ کی کفالت کی ذمّہ داری سنبھالیں

صد سالہ جشن تشکر کے تاریخی موقع کیلئے حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ
ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظور کردہ سکیم

احباب جماعت و امراء اضلاع سے ضروری گزارش

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اپنے قیام کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر خدا تعالیٰ کے حضور تحدیث نعمت کے طور پر بعض تحیات پیش کر رہی ہے۔ ان تحفوں کو سمیٹنے کے لئے اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے جوبلی کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ۔ مخیّر اور درد مند گھرانے سو یتامیٰ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالیں۔

خاکسار اس موقع پر آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ اپنی جماعت میں اس کار خیر کے لئے اپیل فرما کر ایسے اصحاب کے نام جلد ارسال فرماویں جو ایک یتیم کی کفالت کے لئے اپنے گھر کے دروازے وا کریں۔ اس کام کی با احسن تکمیل کے لئے با اثر افراد پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دے دی جائیں تا کہ یہ کام جلد ہو سکے۔

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والوں بچوں کو وقف نو میں پیش کریں ـــــ (وکیل الدیوان)

اشتہارات کے بارے میں ایک خصوصی گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں

ـــــ مینیجر الفضل

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی
دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے
• ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
• دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۵۴۳

سچی بوٹی ٹنکچر
ہومیو پیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان۔ فوری اثر کیلئے قیمت فی اونس ۲/-
(ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کیور ٹیو میڈیسن رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

خبریں

• امریکہ کے صدر جارج بش نے وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو کو پاکستان کی جمہوری حکومت کی ٹھوس حمایت جاری رکھنے کا یقین دلایا ہے ٹوکیو میں ہونے والی اس ملاقات میں افغانستان کی تازہ ترین صورت حالات کے علاوہ عالمی صورت حالات پر بھی بات چیت ہوئی۔ محترمہ بے نظیر جاپان کے آنجہانی شاہ ہیرو ہیٹو کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے ٹوکیو گئی تھیں۔

• وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے ٹوکیو میں فرانس۔ اردن۔ مغربی جرمن اور فلپائن کی صدر اکینو سے بھی ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کی۔

• ٹوکیو کے قریب ایک مضافاتی شاہراہ پر آج اس وقت بم کا خوفناک دھماکہ ہوا جب جاپان کے آنجہانی شہنشاہ ہیرو ہیٹو کی آخری رسوم کے دوران تابوت کے ساتھ شاہی خاندان کے افراد اور غیر ملکی مہمانوں کی گاڑیاں اس علاقے کے قریب سے گزرنے والی تھیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دھماکہ کس نے کیا اور اس کا مقصد کیا تھا۔

• پروگریسو لائرز فورم کے زیر اہتمام آٹھویں ترمیم کے موضوع پر صدارتی تقریر کرتے ہوئے وفاقی وزیر عدل و انصاف اور پارلیمانی امور سیّد افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم افہام و تفہیم کے ذریعے ختم کی جائے گی۔ اس مقصد کے تحت پارلیمنٹ کے اندر اور باہر متعلقہ افراد سے بات چیت کی جائیگی انہوں نے کہا کہ ہم یقین دلاتے ہیں کہ آٹھویں ترمیم ختم ہونے سے کوئی آئینی بحران نہیں آئیگا۔

• بھارتی پولیس نے بمبئی میں برطانوی مصنف سلمان رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے خلاف مظاہرہ کرنے والے مسلمانوں پر اندھا دھند گولی چلا دی جس کے نتیجے میں دس مسلمان شہید اور ۴۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔

• صوبائی اسمبلی کے رکن مخدوم الطاف نے کہا ہے کہ نواز شریف رضاکارانہ طور پر اقتدار چھوڑ دیں ورنہ عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی جائے گی۔ اور یہ کام ۷۰ دن سے کم عرصے میں ہو گا۔ واضح رہے کہ مخدوم الطاف کا تعلق اسلامی جمہوری اتحاد سے ہے۔

• جاپان کے شہنشاہ ہیرو ہیٹو کی آخری رسومات میں دنیا کے ۱۶۳ ممالک کے وزرائے اعظم صدور اور نمائندوں نے شرکت کی۔

• سلمان رشدی نے لندن آبزرور کے ایڈیٹر سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی کتاب سے مسلمانوں کے جو جذبات مجروح ہوتے ہیں اس پر میں بے حد شرمندہ ہوں۔ انہوں نے پہلی بار کسی ذریعہ ابلاغ سے رابطہ کیا ہے۔

• افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت قائم کرنے کے بارے میں صدر ڈاکٹر نجیب اللہ نے کہا ہے کہ ایسی حکومت قائم ہونے کا امکان ہے۔

چنیوٹ پل کی بندش

ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان دریائے چناب کا پل آجکل صبح ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک ٹریفک کے لئے بند رہتا ہے احباب مطلع رہیں

اسیرانِ راہ مولیٰ
کے بارے میں
حضور کا اہم ارشاد

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں فرمایا:
"آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں انکی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں۔"
پھر فرمایا:
"خاص طور پر ان دعاؤں پر زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔"

(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء)